واقفاتِ نَو کی کلاس

بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ ہال میں تشریف لائے جہاں واقفاتِ نَو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیزہ ملیحہ ناصر نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ وجاہت بھٹی نے پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں عزیزہ عفیفہ احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ نائلہ ظفر نے پڑھا۔ اس کے بعد عزیزہ نائلہ ظفر نے حضرت اقدس مسیح موعود کے مبارک ملفوظات پڑھ کر سنائے۔

بعدازاں عزیزہ نبیلہ افضل نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام۔

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد لغویات کے حوالہ سے مختلف موضوعات جن میں فیشن پرستی، موبائل فون کا بے جا استعمال، فحش ڈرامے اور فلمیں، اپریل فول اور مہندی اور شادی کی رسوم شامل تھیں، کے بارہ میں مضامین پیش کئے گئے۔

یہ مضامین عزیزہ سجیلہ کلیم، حانیہ خان، ماریہ سلیم، سونیہ خان، تمثیلہ محمود اور زوبانہ نعیم نے پیش کئے۔

یہ مضامین حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباسات اور خلفاء مسیح موعود کے ارشادات اور ہدایات پر مشتمل ہیں اور ہم سب کے لئے ضروری ہے کہ لغویات اور بدعات اور رسوم سے بچنے کے لئے ان ارشادات اور ہدایات کو بار بار پڑھیں اور ان پر عمل کریں۔ اسی میں ہمارے لئے خیر و برکت اور بھلائی ہے۔

مختلف عناوین کے تحت یہ مضامین قارئین کے لئے پیش ہیں۔

رسوم و بدعات سے اجتناب

تاریخ عالم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جن باتوں نے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا اور جو اُمّت کے زوال کا باعث بنیں ان میں سے ایک وہ بدعات و رسوم ہیں جو مختلف غیر مسلم اقوام کے زیر اثر اسلام میں راہ پا گئیں۔ ان بدعات اور رسوم نے معاشرہ میں ایسی معاشرتی برائیوں کے جراثیم پیدا کئے جو زہر ہلاہل سے کم نہ تھے۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان رسوم و بدعات کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ آپ نے اسلام کی صحیح، سچی اور پُر حکمت تعلیم کو پیش کر کے اپنی جماعت کو اس پر عمل کرنے اور ہر قسم کی مشرکانہ رسوم و بدعات سے بکلی اجتناب کی نصیحت فرمائی اور آپ نے اس امر کو شرائط بیعت کے اشتہار 12 جنوری 1889ء میں شامل فرمایا:

”**اول:** بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا“۔

”**ششم:** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا“۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہماری جماعت بڑی حد تک ان بد رسوم و بدعات سے بچی ہوئی ہے اور صحیح دینی تعلیم اور توحید خالص پر کاربند ہے لیکن بعض طبائع کمزور بھی ہوتی ہیں جو عدم علم یا دوسروں کے زیر اثر دانستہ یا نادانستہ طور پر ان بد رسوم و بدعات کی طرف مائل ہو جاتی ہیں۔ ان میں سالگرہ منانا، ویلنٹائن ڈے، مہندی کی رسومات، فیشن پرستی، اپریل فول، فحش فلمیں و ڈرامے، ہیلووین، فیس بک، انٹرنیٹ کا غلط استعمال وغیرہ شامل ہیں۔ ذیل میں صرف چند ایک بدعات و رسوم کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے جو کہ ہمارے معاشرہ میں جڑ پکڑتی جا رہی ہیں۔

فیشن پرستی

لباس کے بارے میں قرآن کریم میں آتا ہے کہ وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ۔ (الاعراف:7)۔ اور رہا تقویٰ کا لباس! تو وہ سب سے بہتر ہے۔

آجکل کے فیشن کی تقلید کرتے ہوئے ٹائٹس بعض بچیاں پہنتی ہیں اور اس کے ساتھ بلاؤز پہن لیتی ہیں تو یہ کسی طور پر بھی حیادار اور لباسِ تقویٰ کے مانند نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک میٹنگ میں فرمایا:

”اگر بیہودہ لباس گھروں میں پہنا جا رہا ہے تو اس میں گھروں کے لباسوں کو بھی چیک کرنے کی ضرورت ہے۔ ..... تنگ چوڑی دار پاجامہ اور آجکل کی ٹائٹس میں فرق ہے۔ چوڑی دار پاجامہ میں تو ٹانگ کی Shape نظر نہیں آتی۔ جبکہ ٹائٹس میں ایسا نہیں ہے۔ اس میں پنڈلی سے ٹخنے تک پوری ٹانگ کی پوری Shape نظر آ رہی ہوتی ہے“۔ (الفضل انٹرنیشنل 23 دسمبر 2011ء)

اسی طرح نقاب کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر فرمایا:

”بعض عورتیں ملنے آتی ہیں مجھے لگتا ہے کہ بڑے عرصے بعد نقاب ان کا باہر نکلا ہے۔ ملاقات کے لئے یہ نقاب باہر نہیں نکلنا چاہئے بلکہ روز نکلنا چاہئے اور اس کے نمونے واقفاتِ نَو نے ہی قائم کرنے ہیں“۔

(واقفاتِ نَو کلاس ناروے، الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2011ء)

چھوٹے کوٹ، یا آدھے بازو والے کوٹ پہننے کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفاتِ نَو کے ساتھ کلاس میں فرمایا:۔

”لندن میں مجھے ایک دفعہ وقف نَو بچی ملنے آئی۔ اس نے جو پردہ کیا ہوا تھا اس کے کوٹ کے بازو یہاں کہنیوں تک تھے۔ ایسے پردہ کا تو کوئی فائدہ نہیں“۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2011ء)

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں کہ:

”برقعوں میں حد سے زیادہ فیشن کے رجحان کو بھی کم کریں۔ ہر اجلاس میں احمدی بچی کا مقام اس کو بتائیں۔ مجھے زیادہ بڑے کام نہیں چاہئیں ان باتوں پر دھیان دیں۔ نمازوں کی عادت، پردہ کی پابندی، اولاد کی تربیت اور فیشن کی اندھا دھند تقلید سے بچنا ان تمام پہلوؤں کے حوالے سے جائزہ لیں“۔ (الفضل 11 دسمبر 2004ء)

موبائل فون کا بے جا استعمال

سائنسی ترقی نے آج کے انسان کی زندگی کو بہت سہل بنا دیا ہے۔ طول و عرض کے فاصلوں کو مٹا کر انسان کو ایک دوسرے کے قریب لا کھڑا کیا ہے۔ موبائل فون بھی آج کے دور کی ایک معروف اور بے حد مفید ایجاد ہے۔ لیکن دیکھا جائے تو موبائل فون کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں بہت سے معاشرتی مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ گھنٹوں بچے بھی اور نوجوان بھی SMS کرتے نظر آتے ہیں۔ مجلسوں میں بیٹھے بھی موبائل فون ہاتھ میں ہوتا ہے اور Messages لکھے جا رہے ہوتے ہیں۔ Games کھیلی جا رہی ہوتی ہیں یا پھر تصاویر دیکھی جا رہی ہوتی ہیں یا کھینچی جا رہی ہوتی ہیں۔ یہ نہ صرف مجلس کے آداب کے خلاف ہے بلکہ اس سے بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے۔ ٹائم کا ضیاع ہو رہا ہوتا ہے اور وہ اپنے ماحول سے بھی بے خبر ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال الاحمدیہ جرمنی کو اپنے خطاب میں فرمایا:

”آجکل یہاں بچوں میں ایک بیماری بڑی ہے، ماں باپ کو مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں موبائل لے کر دو۔ دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو موبائل ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ آپ کوئی بزنس کر رہے ہیں؟ آپ کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس کی منٹ منٹ کے بعد فون کر کے آپ کو معلومات لینے کی ضرورت ہے؟ پوچھو تو کہتے ہیں ہم نے اپنے ماں باپ کو فون کرنا ہوتا ہے۔ ماں باپ کو اگر فون کرنا ہوتا ہے تو ماں باپ خود پوچھ لیں گے۔ اگر ماں باپ کو آپ کے فون کی فکر نہیں ہے تو آپ کو بھی نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ فون سے بھی غلط عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ فونوں سے بعض لوگ خود رابطے کر لیتے ہیں جو پھر بچوں کو ورغلاتے ہیں، گندی عادتیں ڈال دیتے ہیں، بیہودہ قسم کے کاموں میں ملوث کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہ فون بھی بہت نقصان دہ چیز ہے۔ اس میں بچوں کو ہوش ہی نہیں ہوتی کہ وہ انہی کی وجہ سے غلط کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے اس سے بھی بچ کر رہیں“۔

(خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 16 ستمبر 2011ء جرمنی)

فحش ڈرامے اور فلمیں

انٹرنیٹ، کیبل، سیٹلائٹ اور ٹی وی کی ایجاد سے دنیا سمٹ گئی ہے۔ ان کی بدولت دنیا کے ایک کونے میں بیٹھے دوسرے کونے کی خبر گھر بیٹھے لمحہ بھر میں پہنچ جاتی ہے۔ جہاں ان ایجادات کے مثبت پہلو ہیں وہاں انسان نے اپنی ایجادات کا استعمال غلط رنگ میں بھی کرنا شروع کر دیا ہے جس کے ہمارے معاشرے، ماحول، گھروں اور خصوصاً بچوں پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ مصروفیت کے اس دور میں والدین بعض دفعہ بچوں کو ٹی وی کے سامنے بٹھا کر خود اپنے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں، بغیر سوچے سمجھے کہ بچے ٹی وی پر کیا دیکھ رہے ہیں۔ پھر بعض گھرانوں میں مرد، عورتیں اور بچے مل کر انڈین فلمیں، ڈرامے وغیرہ دیکھ رہے ہوتے ہیں جو کہ نہ صرف بیہودہ ہوتے ہیں بلکہ اس سے سراسر ناپاکی اور گندگی پھیل رہی ہوتی ہے۔ بے پردگی ہو رہی ہوتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ 3 مئی 1996ء میں فرمایا:

''اس وقت جو اطلاعیں پاکستان سے مجھے ملی ہیں اس سے نہایت ہی خوفناک تصویر اس بات کی ابھری ہے کہ لوگ گندگی میں مبتلا ٹیلی ویژن کے ذرائع کو ایسے ناپاک استعمال میں لے آئے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں گھر گھر میں گندگی گھس گئی ہے اور گھر گھر بت داخل ہو گئے ہیں اور بھارتی فلمیں جو دکھائی جاتی ہیں سراسر گند سے بھری ہوتی ہیں اوپر سے نیچے تک نہ صرف گندی بلکہ کھوکھلی اور روزمرہ کے مذاق کو تباہ و برباد کرنے والی محض بیہودہ گندگی اور ایسے توہمات والی ہیں جن کا توحید کے ساتھ دور کا تعلق بھی نہیں بلکہ ان توہمات سے توحید مٹنے لگے گی یعنی جب وہ توہمات دل پر قبضہ کرلیں تو ایسا رِجس ہے کہ ایسی ناپاکی آجاتی ہے جس کے ساتھ توحید اکٹھی نہیں رہ سکتی تو توحید اپنے ڈیرے ان دلوں سے اٹھا لیتی ہے''۔ (روزنامہ الفضل 18/اپریل 2001ء)

اپریل فول۔ ایک گندی اور گھناؤنی رسم

یکم اپریل کو لوگ بالخصوص مغرب میں اپریل فول جیسی لغو رسم کرتے ہیں۔ جس میں دھوکہ دہی، فریب، جھوٹ اور مذاق کا سہارا لے کر اپنے دوستوں، رشتہ داروں، وغیرہ کو بیوقوف بناتے ہیں۔ یہ سوچے بغیر کہ یہ سراسر جھوٹ بول رہے ہیں۔ چاہے وہ مذاق ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو''۔ (سورۃ الاحزاب:71)

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کی علامتوں میں دجال کی بے دینی اور اس کا جھوٹا اور کذاب ہونا خصوصیت سے ظاہر فرما دیا ہے اور پھر اپنی زبانوں پر کنٹرول رکھنے کی ہدایت دی ہے۔ جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا
وہ اک زباں ہے، عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیدنا سید الوریٰ

اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ خود اپریل فول کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں اور جھوٹے بے ایمان ہوتے ہیں اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں اور صرف یہی نہیں فرمایا کہ تم جھوٹ مت بولو بلکہ یہ بھی فرمایا کہ تم جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو اور ان کو اپنا یار دوست مت بناؤ اور خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو اور ایک جگہ فرماتا ہے کہ جب تو کوئی کلام کرے، تو تیری کلام محض صدق ہو، ٹھٹھے کے طور پر بھی اس میں جھوٹ نہ ہو۔ اب بتلاؤ یہ تعلیمیں انجیل میں کہاں ہیں۔ اگر ایسی تعلیمیں ہوتیں تو عیسائیوں میں اپریل فول کی گندی رسمیں اب تک کیوں جاری رہتیں۔ دیکھو اپریل فول کیسی بری رسم ہے کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے''۔

(نور القرآن۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 408)

مہندی و شادی کی رسوم

مہندی جو کہ لڑکی رخصتی سے پہلے وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ مل کر کرتی ہے، اس موقع پر بھی بہت سی رسمیں کی جانے لگی ہیں۔ باقاعدہ لڑکوں کی طرف سے مہندی کا آنا، بعض جگہوں پر تو لڑکے والے بھی لڑکی کی مہندی میں شامل ہوتے ہیں۔ شادی کے موقع پر دلہن اور دلہا کو دودھ پلانا، جوتے چھپانا وغیرہ وغیرہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 15 جنوری 2010ء میں فرمایا:

''مہندی کی ایک رسم ہے، اس کو بھی شادی جتنی اہمیت دی جانے لگی ہے۔ اس پر دعوتیں ہوتی ہیں، کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ سٹیج سجائے جاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہو جاتا ہے، بعض دفعہ کئی ہفتہ پہلے جاری ہو جاتا ہے اور ہر دن نیا سٹیج بھی سج رہا ہوتا ہے۔...... یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔...... اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ بڑھ کر ان لغو اور بیہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے۔...... اب میں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بیہودہ رسم ورواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کریں''۔

خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 25 نومبر 2005ء میں حضور انور نے فرمایا:

''بعض دفعہ ہمارے ملکوں میں شادی کے موقع پر ایسے ننگے اور گندے گانے لگا دیتے ہیں کہ ان کو سن کر شرم آتی ہے۔ ایسے بیہودہ اور لغو اور گندے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں کہ پتہ نہیں لوگ سنتے کس طرح ہیں۔............ پھر ڈانس ہے، ناچ ہے، لڑکی کی جو رونقیں لگتی ہیں اس میں یا شادی کے بعد جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جاسکتی''۔

سیدی پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ کرے کہ ہم ہر قسم کے رسم و رواج بدعتوں اور بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس زمانے کے حکم وعدل کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ایسا عمل ہے جو تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے اور تمام برائیوں اور لغو رسم ورواج کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ تو اس کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے''۔

(خطبات مسرور، جلد سوم صفحہ 685-700)

بعد ازاں عزیزہ نائمہ عزیز بھٹی، سمیرہ ظفر، صباحت طاہر، عائشہ منور، انیلہ منیب اور ثمینہ ظفر نے مختلف ترانے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت واقفات نَو بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔